خلقِ خدا کی حاجت روائی

الحمد لله ربّ العالمين، والصّلاةُ وَالسّلامُ عَلى سَيّد الأَنبياءِ وَالمرسَلين، وعَلى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِيْن، وَمَن تَبِعَهُم بِإِحْسَانٍ إِلى يَوْمِ الدِّين، أَمّا بَعد: فَأَعُوْذُ بِالله مِنَ الشّيطانِ الرَّجِيْم، بِسْمِ الله الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم.

حضور پرنُور، شافعِ یومِ نُشور ﷺ کی بارگاہ میں ادب واحترام سے دُرُود وسلام کا نذرانہ پیش کیجیے! اللّٰهُمَّ صلِّ وسلِّمْ وبارِكْ علَى سيّدِنَا ومولانا وحبيبِنا مُحَمَّدٍ وَّعَلَى آلِهِ وصَحبِهِ أجمعين.

اللہ تعالیٰ کے پسندیدہ بندے

عزیزانِ محترم! مخلوقِ خدا میں وہ اہلِ ایمان بہت ہی افضل واعلیٰ ہیں جو دوسروں کے کام آتے ہیں، جو رِضائے الٰہی کی خاطر خلقِ خدا کی خدمت کرتے اور جائزاُمور میں ان کی مدد کرتے ہیں، لوگوں کی خدمت سے انسان نہ صرف لوگوں کے دلوں میں، بلکہ اللہ تعالیٰ کے ہاں بھی بڑی عزّت واحترام پاتا ہے، اللہ تعالیٰ کی رِضا وقُرب کا حقدار بن جاتا ہے، جودوسروں کی خدمت کرتا ہے، ایک وقت ایسا آتا ہے کہ لوگ بھی اُس کی خدمت کرتے ہیں، لوگوں کے ساتھ بھلائی سے پیش آنا اللہ تعالی کی محبت کے حصول کا اہم ترین ذریعہ ہے، رب تعالی نے ارشاد فرمایا: ﴿وَأَحْسِنُوا

إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ﴾[1] "نیکی وبھلائی والے ہوجاؤ! یقیناً بھلائی والے اللہ تعالی کے محبوب ہیں"۔

لوگوں کی حاجت روائی پر ترغیب

حضراتِ گرامی قدر! ضرورتمند اور غریب ومجبور کی مدد کرنا بڑے اجر وثواب کا کام ہے، دینِ اسلام نے اس کی بہت ترغیب دی ہے، اسلام نے خدمتِ خَلق کی اس ذمہ داری پر عمل کو یقینی بنانے کے لیے اسے اسلامی ریاستوں پر عائد کیا ہے اور اسے قانونی ذمہ داری بھی بنایا ہے۔ بے سہارا، فقراء، مساکین اور ضرورتمند اَفراد کی مدد، اور اللہ تعالی کی راہ میں اپنا قیمتی مال خرچ کرنا، اللہ تعالی کا محبوب بننے کا بہترین ذریعہ ہے، ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ۚ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَيْءٍ فَإِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ﴾[2] "تم ہرگز بھلائی کو نہ پہنچو گے جب تک راہِ خدا میں اپنی پیاری چیز خرچ نہ کرو، اور تم جو کچھ خرچ کرو تو اللہ تعالی کو خوب معلوم ہے"۔

لوگوں کی حاجت رَوائی کے فوائد

میرے بزرگو ودوستو! مخلوقِ خدا کی خدمت، ان کے کام آنا، ان کے مصائب وآلام دُور کرنے کی کوشش، ان کے دُکھ دَرد بانٹنا، ان کے ساتھ ہمدردی، غمخواری اور

---

(۱) پ۲، البقرة: ۱۹۵.

(۲) پ٤، آل عمران: ۹۲.

شفقت سے پیش آنا، بہت بڑی نیکی، عظیم عبادت، اللہ ورسول کی رِضا وخوشنودی اور دلوں کو فتح کرنے کا مؤثّر ترین ذریعہ ومقدّس فریضہ ہے، اگر کوئی امیر وغریب کی تفریق کیے بغیر، اللہ تعالیٰ کی رِضا کی خاطر خدمتِ خَلق بجا لائے، تو دنیا وآخرت کی کامیابی اس کا مقدّر بن سکتی ہے۔

دینِ اسلام نے لوگوں کی جائز ضروریات پورا کرتے ہوئے اُن کے ساتھ ہمدردی ورحمدلی کی تاکید فرمائی ہے، نبئ کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: «اِرْحَمُوْا تُرْحَمُوْا، وَاغْفِرُوْا يَغْفِر اللهُ لَكُمْ»(١) "دوسروں پر رحم کیا کرو تو تم پر بھی رحم کیا جائے گا، اور دوسروں کو مُعاف کر دیا کرو تو اللہ تعالی تمہیں بھی مُعاف فرما دے گا"، مخلوقِ خدا کے ساتھ رحمدلی اچھے اَخلاق کی علامت اور عظیمُ الشان خوبی ہے، عطائے ربّانی اور اجر وثواب کے ساتھ ساتھ کونَین کی سعادتمندی کا بھی پیش خیمہ ہے۔

مخلوقِ خدا پر رحم کرنے سے اللہ ورسول کی رِضا کے ساتھ ساتھ دل کی نرمی بھی نصیب ہوتی ہے، ایک شخص مصطفی جانِ رَحمت ﷺ کے پاس اپنے دل کی قَساوت وسختی کا شِکوہ لے کر حاضر ہوا، آپ ﷺ نے فرمایا: «إِنْ أَرَدْتَ تَلِيْنَ قَلْبِكَ، فَأَطْعِمِ المِسْكِينَ، وَامْسَحْ رَأْسَ الْيَتِيمِ»(٢) "اگر تم اپنے دل کی نرمی چاہتے ہو، تو مسکین کو کھانا کھلایا کرو، اور یتیم کے سَر پر ہاتھ پھیرا کرو"۔ تو معلوم ہوا

(١) "مسند الإمام أحمد" مسند عَبْد الله بْنِ عَمْرٍو، ر: ٧٠٦٢، ٢/ ٦٨٢.

(٢) "مُسند الإِمام أَحمد" مُسند أَبي هُريرة، ر: ٧٥٧٩، ٣/ ٨٢.

کہ لوگوں پر رحم وکرم کرنے اور خدمتِ خَلق میں کوشاں رہنے سے رَحمتِ الٰہی حاصل ہوتی ہے، گناہ مُعاف ہوتے ہیں اور دل کی نرمی نصیب ہوتی ہے۔

لوگوں کی حاجت رَوائی اور سیرتِ صالحین

جانِ برادر! اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے مال ودَولت کو صحیح مَصرف، صحیح مَقام اور مناسب موقع پر خرچ کرنے کی قدر ومنزلت بہت اعلیٰ واَرفع ہے، خلقِ خدا کی خدمت میں صالحینِ کِرام کا بہت زبردست کردار رہا ہے، ان حضراتِ قُدسیہ نے ہر طرح سے ضرورتمندوں کی مدد کی، یقیناً کسی کی پریشانی ومصیبت میں مدد کرنا بہت بڑی نیکی ہے، خالقِ کائنات جَلَّ جَلالُہ نے حضرت سیّدنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے حق میں قرآن شریف کی آیتِ مبارکہ نازل فرمائی، جب آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فتحِ مکّہ سے قبل سب سے پہلے اپنی جان ومال سے رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی خدمت کی، اپنا مال ضرورتمندوں پر اور راہِ خدا میں خیرات کیا، پھر دیگر صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم نے بھی اپنا مال خیرات کیا، اللہ کریم نے ان سب کے اَعمال کی قبولیّت کی سَند عطا کرتے ہوئے ان حضرات سے جنّت کا وعدہ فرمایا، اور ان کی عظمت وفضیلت کو یُوں بیان فرمایا: ﴿لَا يَسْتَوِيْ مِنْكُمْ مَّنْ اَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَقٰتَلَ ؕ اُولٰٓئِكَ اَعْظَمُ دَرَجَةً مِّنَ الَّذِيْنَ اَنْفَقُوْا مِنْۢ بَعْدُ وَقٰتَلُوْا ؕ وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ﴾[1] "تم میں برابر نہیں وہ جنہوں نے فتحِ مکّہ سے پہلے (راہِ خدا میں) خرچ وجہاد کیا، وہ لوگ مرتبہ میں اُن

---

(۱) پ۲۷، الحدید: ۱۰.

سے بڑے ہیں جنہوں نے بعدِ فتح کے خرچ وجِہاد کیا، اور اِن سب سے اللہ تعالیٰ جنّت کا وعدہ فرما چکا ہے، اور اللہ تعالیٰ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے"۔

اسی طرح حضرت سیّدنا عمرِ فاروق، عثمانِ غنی، مَولیٰ علی اور دیگر صحابۂ کرام رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہُم اور اولیائے عِظام نے بھی خدمتِ انسانیت میں خُوب بڑھ چڑھ کر حصہ لیا، لہٰذا ہمیں بھی اِن صالحین کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے اپنی استطاعت کے مطابق ضرورتمندوں کی جائز حاجت روائی کے لیے کوشش کرنی چاہیے۔

لوگوں کی حاجت رَوائی پر اجر وثواب

رفیقانِ ملّتِ اسلامیہ! خالقِ کائنات جَلَّ جَلالُہ نے ہمیں ایک دوسرے کو نفع پہنچانے کی تاکید فرمائی ہے، خدمتِ خَلق دینِ اسلام کی رُوح، ایمان کا تقاضا اور ایک سچے مسلمان کی نشانی ہے، رفاہی ادارے، ہسپتال وشِفا خانے، اسکول کالجز، کنویں اور دار الاَمان وغیرہ، یہ ایسے کام ہیں جن سے مخلوقِ خدا فیض یاب ہوتی اور دعائیں دیتی ہے، یہ کام صدقۂ جاریہ میں شمار ہوتے ہیں، اپنے علم، مشوَرے اور مال وغیرہ سے مخلوقِ خدا کی مشکلات وپریشانی دُور کرنے سے انسان کی عزّت بڑھتی اور درجات بلند ہوتے ہیں، حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، خاتم المرسَلین صَلَّى اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کا فرمانِ عالی شان ہے: «مَا نَقَصَتْ صَدَقَةٌ مِنْ مَالٍ، وَمَا زَادَ اللهُ عَبْداً بِعَفْوٍ إِلاَّ عِزّاً، وَمَا تَوَاضَعَ أَحَدٌ لله إِلاَّ رَفَعَهُ اللهُ»[1] "صدقہ دینے سے مال

---

(١) "صحيح مسلم" كتابُ الْبِرِ وَالصِّلَةِ، ر: ٦٥٩٢، صـ١١٣١.

کم نہیں ہوتا، اور بندہ کے مُعاف کرنے سے اللہ تعالی اس کی عزّت بڑھاتا ہے، اور جو اللہ تعالی کی خاطر عاجزی اختیار کرتا ہے اللہ تعالی اس کے درجات بلند فرماتا ہے"۔

دنیا آزمائشوں کی جگہ ہے

محترم بھائیو! یہ دنیا آزمائش وامتحان کی جگہ ہے، بندوں پر جو بھی تکالیف ومصیبتیں آتی ہیں، درحقیقت ان مصائب میں انہی کا فائدہ ہوتا ہے، اس امتحان کے سبب بندے کے درجات بلند ہوتے ہیں، گناہ مُعاف ہوتے ہیں اور کھرے کھوٹے کی پہچان ہوتی ہے، خالقِ کائنات جلّ جلالہ کا فرمان ہے: ﴿وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفْ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْأَمَوَالِ وَالْأَنفُسِ وَالثَّمَرَاتِ وَبَشِّرِ الصَّابِرِيْنَ* الَّذِيْنَ إِذَا أَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ قَالُوْا إِنَّا لله وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ﴾[1] "ضرور ہم تمہیں آزمائیں گے کچھ ڈر، بُھوک، مال کے نقصان اور جانوں کی کمی سے، خوشخبری سنائیے اُن صبر والوں کو، کہ جب اُن پر کوئی مصیبت پڑے تو کہیں کہ ہم اللہ تعالی کے مال ہیں اور ہمیں اُسی کی طرف لَوٹنا ہے"، لہٰذا ہمیں اس دنیا میں آنے والی تکالیف پر صبر کرنا چاہیے، واویلا وناشکری سے اجتناب کرنا چاہیے۔

سفارش کے آداب

عزیزانِ گرامی! اسلام نے ہمیں ایک دوسرے کے کام آنے اور حقدار کی سفارش ومدد کا درس بھی دیا ہے، بشرطیکہ یہ سفارش جائز طَور پر ہو، اور اس میں

---

(۱) پ۲، البقرة: ۱۵۵.

دنیاوی اَغراض ومَقاصد کے بجائے رِضائے الٰہی پیشِ نظر ہو، اچھے کام میں کسی مسلمان کی سفارش کرنا مستحب ونیک کام ہے، ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿مَنْ يَّشْفَعْ شَفَاعَةً حَسَنَةً يَّكُنْ لَهُ نَصِيبٌ مِّنْهَا، وَمَنْ يَّشْفَعْ شَفَاعَةً سَيِّئَةً يَّكُنْ لَّهُ كِفْلٌ مِّنْهَا﴾[1] "جو اچھائی میں کسی کی سفارش کرے اِس کا اُس اچھائی میں حصہ ہے، اور جو بُرائی میں کسی کی سفارش کرے تو اِس کا بھی اُس بُرائی میں حصہ ہے"۔

حضرت سیّدنا ابو مُوسی اَشعَری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، سرکارِ دو عالَم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس جب کوئی ضرورتمند آتا، توآپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے ہم نشینوں کی طرف متوجّہ ہوکر فرماتے: «اشْفَعُوا فَلْتُؤْجَرُوْا، وَلْيَقْضِ اللهُ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَا أَحَبّ»[2] "اِس کی سفارش کرو؛ تاکہ تمہیں بھی اَجر وثواب ملے، اللہ تعالی اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زبان سے وہی حکم جاری فرماتا ہے جسے وہ پسند فرماتا ہے"۔

امام نَوَوی علیہ الرحمۃ نے فرمایا: "کسی مسلمان کی سفارش بادشاہ، حاکم اور ہر صاحبِ رُتبہ شخص کے پاس کی جاسکتی ہے، اگرچہ ظلم روکنے کے لیے، یا سزا مُعاف کروانے کے لیے، یا کسی کو کچھ دِلوانے کے لیے ہو"[3]۔

---

(١) پ٥، النسآء: ٨٥.

(٢) "صحيح مسلم" كتاب البرّ والصلة، ر: ٦٦٩١، صـ١١٤٥.

(٣) "شرح صحيح مسلم" كتاب البرّ والصلة، الجزء ١٦، صـ١٧٧، ١٧٨.

احسان جتانے کی ممانعت

برادرانِ اسلام! اگر صدقہ وخیرات ظاہر کرنے سے ضرور تمند کو تکلیف ہو، یااس کے لیے شرم ساری کا باعث ہو، تواسے چھپانے کا حکم ہے؛ کہ ایسی صورت میں نیکی وبھلائی کو ظاہر کرنا ایذاء رَسانی ہے، دینِ اسلام میں اس کی ممانعت ہے، ارشادِ خداوندی ہے: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْأَذٰى﴾[1] "اے ایمان والو! احسان جتا کر اور اِیذاء دے کر اپنے صدَقات باطل مت کرو"، لہٰذا اگر نیکی وخدمتِ خَلق کا موقع وتوفیق ملے، تو اس کے اَجر وثواب کو برباد ہونے سے بچانا چاہیے۔

حُسنِ سُلوک ونیکی کی شرائط

عزیز دوستو! کسی کے ساتھ نیکی واحسان کریں تو فقط اللہ ورسول کی رِضا وخوشنودی کے لیے ہو، اپنی واہ واہ یانام ونمود، یادُنیاوی مَقاصد کا اس میں بالکل دخل نہیں ہونا چاہیے، اگر نیّت بُری ہوگی تو اجر وثواب ضائع ہوجائے گا، اور اگر اچھی نیّت ہو گی تو اس سے اَجر وثواب اور ربّ تعالی کی رِضا بھی نصیب ہوگی؛ کہ کسی بھی کام کے صحیح ودُرست ہونے کا دار ومدار نیّت پر ہے، حضرت سیّدنا عمر بن خطّاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «إِنَّمَا الأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ، وَإِنَّمَا

(۱) پ۳، البقرة: ٢٦٤.

لِكُلِّ امْرِئٍ مَا نَوَى»(۱) "تمام اَعمال کا دار و مدار نیّتوں یعنی سچے اِرادوں پر ہے، اور ہر عمل کا نتیجہ انسان کو اُس کی نیّت کے مطابق ہی ملتا ہے"۔

ناجائز سفارش

برادرانِ اسلام! کسی کی ناجائز سفارش دوسروں کی حق تلَفی اور ظلم وفساد کا سبب ہے، اللہ تعالیٰ ظلم وفساد کو پسند نہیں فرماتا، ارشادِ خداوندی ہے: ﴿وَاللهُ لَا يُحِبُّ الظَّالِمِينَ﴾(۲) "اللہ تعالی ظالموں کو پسند نہیں فرماتا"، دوسری جگہ فرمایا: ﴿وَاللهُ لَا يُحِبُّ الْفَسَادَ﴾(۳) "اللہ تعالی فساد کو پسند نہیں فرماتا"۔

اے اللہ! ہمیں دیگر نیک کاموں کے ساتھ ساتھ خدمتِ خَلق کی توفیق وہمّت اور اس کی اچھی جَزا نصیب فرما، احسان جتا کر لوگوں کو ایذاء دینے سے محفوظ فرما اور ہمیں اپنا پسندیدہ بندہ بنالے، اے اللہ! ہمارے ظاہر وباطن کو تمام گندگیوں سے پاک وصاف فرما، اپنے حبیبِ کریم ﷺ کے اِرشادات پر عمل کرتے ہوئے قرآن وسُنّت کے مطابق اپنی زندگی سنوارنے، سرکارِ دو عالَم ﷺ وصحابۂ کِرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی سچی محبّت اور اِخلاص سے بھرپور اِطاعت کی توفیق عطا فرما، ہم پر اپنی نعمتوں کی فراوانی اور اِن میں دَوام عطا فرما، اِن کی حفاظت وشکر کی توفیق عطا فرما، ہمیں دنیا وآخرت میں

---

(۱) "صحيح البخاري" كتاب بدء الوحي، ر: ۱، صـ۱.

(۲) پ۳، آل عمران: ۵۷.

(۳) پ۲، البقرة: ۲۰۵.

بھلائیاں عطا فرما، پیارے مصطفی کریم ﷺ کی پیاری دعاؤں سے وافر حصّہ عطا فرما، ہمیں اپنا اور اپنے حبیبِ کریم ﷺ کا پسندیدہ بنا، اے اللہ! متّحدہ عرب اِمارات کے بانی شیخ زاید اور دیگر حکّام کی مغفرت اور اُن پر اپنی رَحمت فرما، شیخ خلیفہ اور دیگر حکّامِ اِمارات کی حفاظت فرما اور اِن سے وہ کام لے جس میں تیری رِضا شاملِ حال ہو، تمام عالَمِ اسلام کی خیر فرما، آمین یا ربّ العالمین!۔

وصلّى الله تعالى على خير خلقِه سيّدنا ونبيّنا وحبيبنا وقرّة أعيننا محمّدٍ وّعلى آله وصحبه أجمعين وبارَك وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمين!.